181084 ـ خلوت كے بعد اور رخصتی سے قبل طلاق دينے كی صورت ميں مہر اور تحفہ جات كا حكم

سوال

ميں جوان ہوں اور ميرا ايك لڑكی سے نكاح ہوا اور عدالت ميں لكھا جا چكا ہے، ليكن كچھ عرصہ بعد ميں نے محسوس كيا كہ ہم اكٹھے زندگی بسر نہيں كر سكتے، اس ليے اس سے عليحدگی كا فيصلہ كيا، يہ علم ميں رہے كہ ابھی ہماری رخصتی نہيں ہوئی تھی، ليكن كئی ايك بار ہم نے اكيلے ميں خلوت ضرور كی تھی.
سوال يہ ہے كہ خاوند نے بيوی كو جو سونا اور تحفے تحائف اور مہر معجل اور غير معجل وغيرہ كا حكم كيا ہو گا اسے كيا لينے كا حق ہے اور كيا نہيں لے گی ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اگر آدمی نے بيوی كو دخول و رخصتی سے قبل طلاق دے دی اور وہ اس سے خلوت كر چكا ہو، يعنی وہ دونوں ہی تھے اور انہيں كوئی مرد يا عورت يا تميز كرنے والا بچہ نہيں ديكھ رہا تھا تو بيوی كو پورا مہر دينا لازم ہے، چاہے وہ معجل ہو يا غير معجل، جمہور فقہاء كا مسلك يہی ہے، اور امام طحاوی نے خلفاء راشدين وغيرہ صحابہ كا اس پر اجماع بھی نقل كيا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ " المغنی " ميں رقمطراز ہيں:

" اس كا اجمالی بيان يہ ہے كہ: اگر عقد صحيح كے بعد مرد اپنی بيوی سے خلوت كر لے تو بيوی كو پورا مہر دينا ٹھہرے گا، اور بيوی عدت بھی گزارےگی، چاہے وطئ نہ بھی كی ہو، خلفاء راشدين اور زيد اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہم سے يہی مروی ہے.

اور علی بن حسين اور عروة اور عطاء اور زہری، اوزاعی اور اسحاق اور اصحاب الرائے كا بھی يہی قول ہے، اور امام شافعی كا قديم قول بھی يہی ہے.

قاضی شريح، شعبی، طاؤوس، ابن سيرين، اور امام شافعی كا جديد قول يہی ہے كہ وطئ كی صورت ميں ہی عورت كے ليے مہر لازم ٹھہرےگا، ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہم سے بھی يہی بيان كيا جاتا ہے...

ہماری دليل اجماع صحابہ ہے، امام احمد رحمہ اللہ اور اثرم نے اپنی سند كے ساتھ زرارة بن اوفی سے بيان كيا ہے

کہ:

" خلفاء راشدین کا فیصلہ تھا کہ: جس نے دروازہ بند کر لیا اور پردہ گرا لیا تو مہر واجب ہو جائیگا، اور عدت بھی واجب ہوگی.

اور اثرم نے احنف سے یہ بھی روایت کیا ہے: عمر اور علی اور سعدي بن مسیب اور زید بن ثابت کا قول ہے کہ: اس عورت پر عدت ہوگی اور اسے پورا مہر ملےگا.

یہ فیصلے مشہور ہے، اور صحابہ کے دور میں اس کی کسی نے بھی مخالفت نہیں کی، اس طرح یہ اجماع ٹھرا.

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے جو لوگوں نے بیان کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (7 / 191).

مزید آپ الموسوعة الفقهية (19 / 272) کا بھی مطالعہ کریں.

آپ نے جو اپنی منکوحہ کو تحفے اور ہدیے دیے ہیں ان میں آپ کا کوئی حق نہیں؛ کیونکہ ہدیہ اور تحفہ واپس لینا حرام ہے، اور پھر طلاق تو آپ نے دی ہے، بیوی نے تو طلب نہیں کی.

لیکن بیوی نے جو تحفے اور ہدیے آپ کو پیش کیے ہیں وہ انہیں واپس لینے کا مطالبہ کرنے کا حق رکھتی ہے؛ کیونکہ اس نے تو یہ نکاح باقی رکھنے کی امید سے پیش کیے ہیں، اور اگر آپ نے اسے طلاق دے دی ہے تو اسے واپس لینے کا حق ہے.

مزید آپ سوال نمبر (150970) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .